"بائبل مُقدمہ بازی / قانونی کاروائی کے بارے میں کیا کہتی ہے ؟"

جواب : پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کے ایمانداروں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ بازی کے لیے عدالت میں نہ جائیں(1 کرنتھیوں 6 باب 1-8 آیات)۔ مسیحیوں کا آپس میں ایک دوسرے کو معاف نہ کرنا اور اپنے اختلافات کو حل نہ کرنا اُن کی روحانی ناکامی کی تصدیق کرتا ہے۔ جب مسیحیوں کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے اور وہ ان کو حل کرنے کے قابل بھی نہیں تو کوئی شخص مسیحی کیوں ہونا چاہے گا؟ تاہم کچھ ایسے معاملات بھی ہیں جن میں عدالتی مقدمہ بازی کرنا ایک مناسب طریقہ کار ہو سکتا ہے۔ اگر صلح کے لیے بائبل کے طریقہ کار پر عمل کیا گیا ہے (متی 18 باب 15-17 آیات)اور قانون شکنی کرنے والا فریق ابھی بھی غلطی پر ہے تو ایسے کچھ معاملات میں عدالتی کاروائی کرنا جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا فیصلہ صرف حکمت کے لیے بہت زیادہ دُعا(یعقوب 1 باب 5 آیت)اور رُوحانی قائدین کے ساتھ مشاورت کے بعد کیا جانا چاہیے۔

1 کرنتھیوں 6 باب 1- 6 آیات کے تمام سیاق وسباق کا تعلق کلیسیا میں ہونے والے جھگڑوں سے ہے مگر جب پولس رسول عام زندگی سے تعلق رکھنے والے معاملات کی فیصلہ سازی کے بارے میں بات کرتا ہے تو وہ عدالتی نظام کا حوالہ دیتا ہے۔ پولس رسول کا مطلب یہ ہے کہ عدالتی نظام زندگی کے اُن معاملات کے لیے موجود ہے جن کا تعلق کلیسیا سے نہیں ہے۔ کلیسیائی مسائل کا حل عدالتی نظام میں نہیں ہونا چاہیے بلکہ اِن کا فیصلہ صرف کلیسیا کے اندر ہی ہونا چاہیے۔

اعمال 21- 22ابواب پولس رسول کی گرفتاری اور اُس پر بے جا طور پر ایک جُرم کے الزام کے بارے میں بات کرتے ہیں جس کا وہ مرتکب نہیں تھا۔ جب رومی سپاہیوں نے اُسے گرفتار کیا اور "پلٹن کے سردار نے حکم دے کر کہا کہ اُسے قلعہ میں لے جاؤ اور کوڑے مار کر اُس کا اظہار لو تاکہ مجھے معلوم ہو کہ وہ کس سبب سے اُس کی مخالفت میں یوں چِلّاتے ہیں۔ جب اُنہوں نے اُسے تسموں سے باندھ لیا تو پولس نے اُس صوبہ دار سے جو پاس کھڑا تھا کہا کیا تمہیں روا ہے کہ ایک رومی آدمی کے کوڑے مارو اور وہ بھی قصور ثابت کئے بغیر؟" پولس نے خود کو بچانے کے لیے رومی قانون اور اپنے رومی شہری ہونے کے حق کا استعمال کیا تھا۔ اگر عدالتی نظام کو نیک ارادے اور صاف نیت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو اِس میں کچھ غلط نہیں۔

پولس رسول مزید بیان کرتا ہے "لیکن دراصل تم میں بڑا نقص یہ ہے کہ آپس میں مقدمہ بازی کرتے ہو۔ ظلم اُٹھانا کیوں نہیں بہتر جانتے؟ اپنا نقصان کیوں نہیں قبول کرتے ؟" (1 کرنتھیوں 6 باب 7 آیت)۔ یہاں پر پولس رسول کا اشارہ ایماندار کی گواہی کی طرف ہے۔ کسی انسان کو عدالت میں لے جانے کے ذریعے اُسے مزید مسیح سے دور کرنے کے مقابلے میں ہمارے لیے زیادہ بہتر یہی ہو گا کہ ہم اپنا نقصان اُٹھائیں یا بد سلوکی برداشت کریں۔ پس زیادہ اچھی بات کیا ہے– قانونی جنگ کرنا یا کسی انسان کی ابدی زندگی کے لیے جنگ کرنا؟

خلاصہ، کیا مسیحیوں کو کلیسیائی معاملات میں ایک دوسرے کو عدالت میں لے جانا چاہیے ؟ یقیناً نہیں !۔کیا مسیحیوں کو دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے کو عدالت میں لے جانا چاہیے؟ اگر کسی صورت میں اِس عمل سے اجتناب کیا جاسکتا ہے تو پھر نہیں۔ کیا مسیحیوں کو دنیاوی معاملات میں غیر مسیحیوں کو عدالت میں لے جانا چاہیے؟ پھر سے ، اگر اجتناب کیا جا سکتا ہے تو پھر نہیں۔ بہر حال کچھ معاملات جیسا کہ اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے (جیسے پولس رسول کی مثال میں ہے) قانونی حل کی تلاش کرنا مناسب عمل ہو سکتا ہے۔